حکومتِ پاکستان

ریونیوڈویژن

فیڈرل بورڈآف ریونیو

اسلام آباد،21جولائی2026ء

## نوٹیفکیشن

S.R.O. 1138(I)/2026۔—انکم ٹیکس قواعد،2002میں بعض مزید ترامیم کے درج ذیل مسودہ کو،جو فیڈرل بورڈآف ریونیوانکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 (XLIX of 2001) کی دفعہ A 133کی ذیلی دفعہ(4)کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 237کی ذیلی دفعہ(1)کے تحت حاصل اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے نافذ کرنے کی تجویز رکھتاہے،اس ذریعے سے اُن تمام اشخاص کی معلومات کے لیے شائع کیاجاتاہے جواس سے متاثر ہوسکتے ہیں۔نیز مذکورہ دفعہ 237کی ذیلی دفعہ(3)کے تقاضے کے مطابق یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر کسی کو ان ترامیم کے بارے میں کوئی اعتراض یا تجویز ہوتووہ سرکاری گزٹ میں ان ترامیم کی اشاعت کے تین دن کے اندر بورڈ کے غوروخوض کے لیےارسال کی جاسکتی ہے۔مذکورہ مدت کے اختتام سے قبل کسی بھی شخص کی جانب سے موصول ہونے والے اعتراضات یاتجاویز کو فیڈرل بورڈآف ریونیوزیرِ غور لائے گا،یعنی—:

## مجوزہ ترامیم

مندرجہ بالا قواعد میں قاعدہ231CAکے بعددرج ذیل نیا قاعدہ شامل کیاجائے گا:

(1) 231 CB۔:انڈیپنڈنٹ کیس سیکورٹنی کمیٹیز(Independent Case Scrutiny Committee): (1)اس قاعدہ کے تحت انڈیپنڈنٹ کیس سیکورٹنی کمیٹیز(Independent Case Scrutiny Committee)قائم کی جاسکیں گی۔

(2) 231Cاس قاعدے میں،جب تک سیاق وسباق میں اس کے برعکس کوئی بات نہ ہو—:

(a)چیئرمین سے مرادانڈیپنڈنٹ کیس سیکورٹنی کمیٹیز (Independent Case Scrutiny Committee)کاچیئرمین ہے؛

(b)کمشنر سے مرادوہی ہے جوانکم ٹیکس آرڈیننس2001 (XLIX of 2001) کی دفعہ2کی شق(13)میں بیان کیاگیاہے؛

(c) کمیٹی سے مراد ان قواعد کے تحت مخصوص علاقائی دائرہ اختیار کے لیے قائم کی گئی انڈیپنڈنٹ کیس سیکورٹنی کمیٹیز میں سے کوئی ایک کمیٹی ہے؛

(d)پٹیشن سے مراداسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل185(3)کے تحت سپریم کورٹ یاوفاقی آئینی عدالت میں دائر کی جانے والی درخواست ہے،جو کسی بھی ٹیکس قانون سے متعلق ہو؛

(e)ریفرنس سے مرادانکم ٹیکس آرڈیننس،2001 (XLIX of 2001) کی دفعہ133کے تحت ہائی کورٹ کوبھیجاجانے والاریفرنس ہے؛

(f)سکریٹری سے مراد ان لینڈریونیوکاوہ افسرہے جسے بورڈ کمیٹی کے مقاصد کے لیے نامزد کرے؛

(g) کمیٹی کا حاضر سروس رکن سے مراد ان لینڈ ریونیو سروس کا گریڈ 20 یا اس سے بالاتر درجہ کا حاضر سروس افسر ہے؛ اور

(h) ٹیکس قوانین سے مراد انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 (XLIX of 2001) ، کسٹمز ایکٹ، 1969 (IV of 1969) ، سیلز ٹیکس ایکٹ، 1990، اور فیڈرل ایکسائز ایکٹ، 2005 ہیں، اور اس میں ان کے تحت جاری کردہ تمام قواعد، ضوابط یا نوٹیفکیشنز بھی شامل ہوں گے۔

(3) بورڈ ایک حکم کے ذریعے درج ذیل کمیٹیاں تشکیل دے گا جنہیں درج ذیل اختیارات، فرائض اور دائرہ اختیار حاصل ہو گا، یعنی:—

| کمیٹی نمبر 1 | | | |
|---|---|---|---|
| نمبر شمار | رکن | حیثیت | فرائض اور دائرہ اختیار |
| 1 | سپریم کورٹ، وفاقی آئینی عدالت یا پاکستان کی کسی بھی ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج | چیئرمین | (i) ہر کیس کا بروقت جائزہ لینا اور ہائی کورٹ میں ریفرنس، سپریم کورٹ یا وفاقی آئینی عدالت میں درخواست دائر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں سفارش کرنا؛ (ii) زیرِ التواء ریفرنسز اور درخواستوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا تاکہ یہ تعین کیا جا سکے کہ آیا ریونیو کے مفاد میں مقدمہ بازی کو جاری رکھنا ضروری ہے یا نہیں؛ (iii) طے شدہ قانونی سوالات اور متعلقہ نظائر کا ڈیٹا بیس برقرار رکھنا تاکہ مستقبل میں مقدمات سے متعلق فیصلوں میں رہنمائی اور یکسانیت کو یقینی بنایا جا سکے؛ اور (iv) نظام میں ایسے مسائل کی نشاندہی کرنا جن کے لیے قانون سازی یا انتظامی مداخلت درکار ہو اور اس سلسلے میں بورڈ کو مناسب اقدامات کی سفارش کرنا۔ **دائرہ اختیار**: اسلام آباد ہائی کورٹ میں دائر کیے جانے والے ریفرنسز اور سپریم کورٹ و وفاقی آئینی عدالت میں دائر کیے جانے والے CPLAs ، جو LTO اسلام آباد، CTO اسلام آباد، RTO اسلام آباد، RTO پشاور، RTO ایبٹ آباد، DG I&I اسلام آباد اور اس کے ڈائریکٹوریٹس کی جانب سے دائر کیے جائیں۔ |
| 2 | ایک ایسا وکیل جو ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں ٹیکس اور تجارتی مقدمات میں پیش ہونے کا کم از کم پندرہ سال کا تجربہ رکھتا ہو | رکن | |
| 3 | ان لینڈ ریونیو سروس (IRS) کا گریڈ 20 یا اس سے اوپر گریڈ کا حاضر سروس یا ریٹائرڈ سینئر افسر | رکن | |

| کمیٹی نمبر 2 | | | |
|---|---|---|---|
| نمبر شمار | رکن | حیثیت | فرائض اور دائرہ اختیار |
| 1 | سپریم کورٹ، وفاقی آئینی عدالت یا پاکستان کی کسی بھی ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج | چیئرمین | **فرائض اور دائرہ اختیار**<br>(i) ہر کیس کا بروقت جائزہ لینا اور ہائی کورٹ میں ریفرنس، سپریم کورٹ یا وفاقی آئینی عدالت میں درخواست دائر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں سفارش کرنا؛<br>(ii) زیرِ التواء ریفرنسز اور درخواستوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا تاکہ یہ تعین کیا جا سکے کہ آیا ریونیو کے مفاد میں مقدمات کو جاری رکھنا ضروری ہے یا نہیں؛ |
| 2 | ایک ایسا وکیل جو ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں ٹیکس اور تجارتی مقدمات | | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | میں پیش ہونے کا کم از کم پندرہ سال کا تجربہ رکھتا ہو | | (iii)طے شدہ قانونی سوالات اور متعلقہ نظائر کا ایک ڈیٹا بیس برقرار رکھنا تاکہ مستقبل میں مقدمات سے متعلق فیصلوں میں رہنمائی فراہم کی جاسکے اور یکسانیت کو یقینی بنایا جاسکے؛اور |
| 3 | ان لینڈ ریونیو سروس (IRS)کا گریڈ20 یا اس سے اوپر گریڈ کا حاضر سروس یا ریٹائرڈ سینئر افسر | | (iv)نظام میں ایسے مسائل کی نشاندہی کرنا جن کے لیے قانون سازی یا انتظامی مداخلت درکار ہو اور اس سلسلے میں بورڈ کو مناسب اقدامات کی سفارش کرنا۔ **دائرہ اختیار:** لاہور ہائی کورٹ میں دائر کیے جانے والے ریفرنسز اور سپریم کورٹ و وفاقی آئینی عدالت میں دائر کیے جانے والے CPLAs،جو **LTOلاہور، LTOملتان، CTOلاہور، RTOلاہور، RTOراولپنڈی، RTOگوجرانوالہ، RTOفیصل آباد، RTOملتان، RTOبہاولپور، RTOسیالکوٹ، RTO سرگودھا اور RTO ساہیوال** کی جانب سے دائر کیے جائیں۔ |

کمیٹی نمبر3

| نمبر شمار | رکن | حیثیت | فرائض اور دائرہ اختیار |
|---|---|---|---|
| 1 | سپریم کورٹ، وفاقی آئینی عدالت یا پاکستان کی کسی بھی ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج | چیئرمین | (i)ہر کیس کا بروقت جائزہ لینا اور ہائی کورٹ میں ریفرنس، سپریم کورٹ یا وفاقی آئینی عدالت میں درخواست دائر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں سفارش کرنا؛ (ii)زیرِ التواء ریفرنسز اور درخواستوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا تاکہ یہ تعین کیا جاسکے کہ آیا ریونیو |
| 2 | ایک ایسا وکیل جو ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں ٹیکس اور تجارتی مقدمات میں پیش ہونے کا کم از کم پندرہ سال کا تجربہ رکھتا ہو | رکن | کے مفاد میں مقدمہ بازی کو جاری رکھنا ضروری ہے یا نہیں؛ (iii)طے شدہ قانونی سوالات اور متعلقہ نظائر کا ڈیٹا بیس برقرار رکھنا تاکہ مستقبل میں مقدمات سے متعلق فیصلوں میں رہنمائی اور یکسانیت کو یقینی بنایا جاسکے؛اور (iv)نظام میں ایسے مسائل کی نشاندہی کرنا جن کے لیے قانون سازی یا انتظامی مداخلت درکار ہو اور اس سلسلے میں بورڈ کو مناسب اقدامات کی سفارش کرنا۔**دائرہ اختیار** :اسلام آباد |
| 3 | ان لینڈ ریونیو سروس (IRS)کا گریڈ20 یا اس سے اوپر گریڈ کا حاضر سروس یا ریٹائرڈ سینئر افسر | رکن | ہائی کورٹ میں دائر کیے جانے والے ریفرنسز اور سپریم کورٹ و وفاقی آئینی عدالت میں دائر کیے جانے والے CPLAs ،جو LTOکراچی، CTO کراچی، RTO-I کراچی، RTO-II کراچی، RTO سکھر، RTOحیدرآباد اور RTOکوئٹہ کی جانب سے دائر کیے جائیں۔ |

**(4)** ان قواعد کی ذیلی شق (2) کی شق **(f)** میں بیان کردہ **سکریٹری** کمیٹی کو سیکریٹریٹ اور انتظامی معاونت فراہم کرے گا اور ـــــ:

(a) چیئرمین کی منظوری سے اجلاس طلب کرے گا، ایجنڈا جاری کرے گا، اجلاس کی کارروائی اور ریکارڈ محفوظ رکھے گا؛

(b) متعلقہ فیلڈ فارمیشنز کے ساتھ رابطہ کرے گا اور کمیٹی کو درکار ریکارڈ، تبصرے، بریفز یا دیگر معلومات حاصل کرے گا؛

(c) کمیٹی کے فیصلے، سفارشات اور ہدایات متعلقہ کمشنرز اور فیلڈ فارمیشنز تک پہنچائے گا اور ان پر ضروری عملدرآمد و فالو اپ کو یقینی بنائے گا؛

(d) کمیٹی کا ریکارڈ، ڈیٹابیس اور خط و کتابت محفوظ اور برقرار رکھے گا؛

(e) کمیٹی کے سامنے زیرِ غور مقدمات کی کارروائی سے متعلق متعلقہ کمشنرز کو باخبر رکھے گا؛ اور

(f) ایسے دیگر فرائض سرانجام دے گا جو کمیٹی، چیئرمین یا بورڈ کی جانب سے اس کے سپرد کیے جائیں۔

**(5)** کمیٹی، جہاں ضروری سمجھے، ایک **چارٹرڈ اکاونٹنٹ** کو بطور **نان ووٹنگ رکن** شریک (Co-opt) کر سکتی ہے۔ ایسے نان ووٹنگ رکن کا معاوضہ بورڈ کی جانب سے مقرر کیا جائے گا۔

**(6)** بورڈ، موزوں امیدواروں کی نشاندہی کے مقصد کے لیے، ایک **تلاش کرنے والی کمیٹی** تشکیل دے سکتا ہے، جس کی تشکیل، شرائطِ حوالہ اور طریقۂ کار کا تعین بورڈ کرے گا۔

**(7)** کمیٹی کے سامنے پیش کی جانے والی کارروائیاں اور ریکارڈ خفیہ ہوں گے۔ کسی بھی معاملے میں مفادات کے تصادم رکھنے والا رکن خود کو اس کارروائی سے الگ کر لے گا، اور اس امر کو اجلاس کی کارروائی میں درج کیا جائے گا۔

**(8)** سیکریٹری اجلاس طلب کرے گا، ایجنڈا جاری کرے گا، اجلاس کی کارروائی اور مقدمات کا رجسٹر یا ڈوکیٹ (Docket) برقرار رکھے گا، اور کمیٹی کی سفارشات متعلقہ کمشنر تک پہنچائے گا۔

**(9)** اس قاعدے کے مقاصد کے لیے دائرہ اختیار رکھنے والا کمشنر، ATIR یا ہائی کورٹ کے حکم موصول ہونے کے دس دن کے اندر مقدمہ کو دائر کرنے سے پہلے کی جانچ پڑتال کے لئے ارسال کرے گا، اور سیکریٹری ایسے مقدمات کو مناسب طور پر کمیٹی کے سامنے پیش کرے گا۔

**(10)** ریفرل میں تمام اہم تفصیلات شامل ہوں گی، جن میں ریفرنس کے طریقۂ کار، مطلوبہ دستاویزات، متعلقہ ریونیو اثرات (، تشریح طلب قانونی سوالات، نظائر اور طے شدہ قانونی اصول، مقدمہ کی بنیاد، اصل فیصلہ، اپیلیٹ فیصلہ (جہاں قابل اطلاق ہو)، متعلقہ کمشنر کی سفارشات (جہاں قابل اطلاق ہوں) شامل ہوں گی، اور تمام متعلقہ دستاویزات اس کے ساتھ منسلک کی جائیں گی۔

**(11)** بورڈ، تحریری طور پر وجوہات ریکارڈ کرتے ہوئے، کسی مقدمے کا دائرہ اختیار ایک سیکورٹنی کمیٹی سے دوسری کمیٹی کو منتقل کر سکتا ہے۔

**(12)** کمیٹی سیکریٹری کے ذریعے کسی بھی دفتر یا فیلڈ فارمیشن سے کوئی بھی ریکارڈ، دستاویز، بریف یا وضاحت طلب کر سکتی ہے۔

**(13)** کمیٹی روزانہ کی بنیاد پر، خواہ بالمشافہ یا آن لائن، اجلاس منعقد کرے گی اور اپنے کام کو اس انداز سے ترجیح دے گی کہ ہر سفارش ریفرل کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر حتمی شکل اختیار کر لے۔

**بشرطیکہ** اگر تحریری طور پر ریکارڈ کی جانے والی وجوہات کی بنا پر سفارش مذکورہ مدت کے اندر حتمی نہ بنائی جاسکے، تو کمیٹی اس مدت میں مزید توسیع کر سکتی ہے، تاہم یہ توسیع قانون میں مقررہ مدتِ میعاد (Limitation Period) سے آگے نہیں ہوگی، اور اس بارے میں بورڈ کو مطلع کرنا ضروری ہوگا۔

(14) جہاں کمیٹی کسی مقدمے کی مزید پیروی نہ کرنے کی سفارش کرے، وہاں سیکریٹری متعلقہ کمشنر کو ان ہدایات پر عملدرآمد کے لیے مطلع کرے گا۔

(15) کمیٹی کے اجلاس کا کورم دو اراکین پر مشتمل ہوگا، جن میں چیئرمین کا شامل ہونا ضروری ہوگا۔

(16) فیصلہ اکثریتی رائے سے کیا جائے گا اور اسے تحریری طور پر ریکارڈ کیا جائے گا۔ اگر کوئی رکن اختلافی رائے ریکارڈ کرے تو وہ بھی سرکاری ریکارڈ کا حصہ ہوگی۔

(17) ریفرنس یا درخواست دائر کرنے کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت کمیٹی درج ذیل امور کو مدنظر رکھے گی—:

- سپریم کورٹ پاکستان یا وفاقی آئینی عدالت کے قائم کردہ وہ نظائر جنہیں پیش نظر رکھنا ضروری ہو؛
- متعلقہ مقدمے یا اس نوعیت کے دیگر مقدمات میں شامل ریونیو کی مالیت؛ اور
- مقدمے کے حقائق اور قانون کی تشریح۔

(18) اگر کمیٹی مقررہ مدت (بشمول کسی منظور شدہ توسیع) کے اندر فیصلہ نہ دے سکے تو مقدمہ دائر کرنے کے لیے منظور شدہ تصور کیا جائے گا، بشرطیکہ دیگر تمام قابل اطلاق قانونی تقاضے پورے کیے گئے ہوں۔ ایسی صورت میں سیکریٹری تحریری طور پر یہ ریکارڈ کرے گا کہ مقررہ مدت ختم ہو چکی ہے اور اس بارے میں متعلقہ کمشنر کو مطلع کرے گا۔

(19) جہاں ریفرنس یا درخواست دائر کرنے کی قانونی مدتِ میعاد پندرہ دن کے اندر ختم ہو رہی ہو، یا جہاں محصولات کو فوری اور خاطر خواہ نقصان کا اندیشہ ہو جس کے لیے فوری مداخلت ضروری ہو، وہاں معاملہ ہنگامی کیس کے طور پر چیئرمین کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

(20) چیئرمین، فوری نوعیت کے معاملے کے بارے میں ابتدائی اطمینان حاصل کرنے کے بعد، ریفرنس یا درخواست دائر کرنے کی منظوری دے سکتا ہے۔

(21) ذیلی قاعدہ (19) کے تحت دی گئی کسی بھی ہنگامی منظوری کا فیصلہ ہونے کی تاریخ سے تیس دن کے اندر مکمل کمیٹی کی جانب سے بعد ازاں جائزہ لیا جائے گا، اور اگر قانون اور حقائق اس کی اجازت دیں تو کمیٹی مقدمہ واپس لینے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

(22) کمیٹی اپنی سفارشات کے بے شناختی خلاصے سالانہ بنیاد پر شائع کرائے گی، تاہم اس میں خفیہ تجارتی معلومات اور ٹیکس دہندگان کی شناخت ظاہر کرنے والی تفصیلات شامل نہیں ہوں گی۔ شائع شدہ خلاصوں میں زیرِ غور قانونی سوالات، اختیار کیے گئے فیصلہ جاتی معیارات اور کی گئی سفارشات شامل ہوں گی۔

(23) سیکریٹری شائع شدہ فیصلوں کا ایک قابل تلاش ڈیٹا بیس برقرار رکھے گا تاکہ فیلڈ فارمیشنز اس سے استفادہ کر سکیں اور مستقبل کے فیصلوں میں یکسانیت کو یقینی بنایا جا سکے۔

(24) اراکین ایک سال کی مدت کے لیے اپنے عہدے پر فائز رہیں گے، جس میں مزید مدت کے لیے توسیع کی جا سکتی ہے، بشرطیکہ وہ بدستور موزوں ہوں اور ان کی کارکردگی تسلی بخش ہو، جیسا کہ بورڈ فیصلہ کرے۔

(25) چیئرمین یا کوئی بھی رکن، بورڈ کو تحریری طور پر تیس دن کا نوٹس دے کر کسی بھی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکتا ہے۔

(26)بورڈ، مفادات کے تصادم (، بدانتظامی یا بدعنوانی، رازداری کی خلاف ورزی، یا فرائض انجام دینے سے نااہلی کی بنیاد پر، متعلقہ شخص کو صفائی کا موقع فراہم کرنے کے بعد، چیئرمین یا کسی بھی رکن کو عہدے سے ہٹا سکتا ہے۔

(27)ہر کمیٹی کے چیئرمین اور اراکین کو درج ذیل فیس ادا کی جائے گی——:

(a)چیئرمین ماہانہ **بارہ لاکھ روپے(1,200,000 روپے)** فیس کا حقدار ہوگا، اور اس کے علاوہ ہر ایسے مقدمے کے لیے جس میں سفارش دی گئی ہو، خواہ مقدمہ دائر کرنے کے حق میں ہو یا اس کے خلاف، **پچیس ہزار روپے(25,000 روپے)** فی مقدمہ فیس دی جائے گی، تاہم اس کا اطلاق زیادہ سے زیادہ **بیس مقدمات ماہانہ تک** ہوگا۔

(b)وکیل رکن ماہانہ **آٹھ لاکھ روپے(800,000 روپے)** فیس کا حقدار ہوگا، اور اس کے علاوہ ہر ایسے مقدمے کے لیے جس میں سفارش دی گئی ہو، خواہ مقدمہ دائر کرنے کے حق میں ہو یا اس کے خلاف، **بارہ ہزار پانچ سو روپے(12,500 روپے)** فی مقدمہ فیس دی جائے گی، تاہم اس کا اطلاق زیادہ سے زیادہ **بیس مقدمات ماہانہ تک** ہوگا۔

(c)جہاں ان لینڈ ریونیو کا کوئی ریٹائرڈ افسر کمیٹی کے رکن کے طور پر نامزد کیا جائے، وہ ماہانہ **آٹھ لاکھ روپے(800,000 روپے)** فیس کا حقدار ہوگا، اور اس کے علاوہ ہر ایسے مقدمے کے لیے جس میں سفارش دی گئی ہو، خواہ مقدمہ دائر کرنے کے حق میں ہو یا اس کے خلاف، **بارہ ہزار پانچ سو روپے(12,500 روپے)** فی مقدمہ فیس کا حقدار ہوگا، تاہم اس کا اطلاق زیادہ سے زیادہ **بیس مقدمات ماہانہ تک** ہوگا۔

(d)معاون عملے کے معاوضے کا تعین بورڈ کرے گا۔

(e)حاضر سروس بورڈ ممبر اور سیکریٹری کسی اضافی معاوضے کے حقدار نہیں ہوں گے، سوائے اس کے جو انعام اور اعزازیہ سے متعلق قواعد کے تحت قابل ادائیگی ہو۔

(28)تمام اراکین سرکاری سفر کے لیے سفری و یومیہ الاؤنس کے حقدار ہوں گے، جیسا کہ وفاقی حکومت کے گریڈ 21 کے افسر کے لیے قابل اطلاق ہے۔

(29) کمیٹی ہر سال **31 مارچ تک** بورڈ کو ایک سالانہ رپورٹ پیش کرے گی، جو گزشتہ مالی سال کا احاطہ کرے گی، اور اس میں درج ذیل امور شامل ہوں گے——:

(a)زیرِ جائزہ لائے گئے مقدمات کی تعداد اور کی گئی سفارشات (مقدمہ دائر کرنے، دائر نہ کرنے یا واپس لینے کے بارے میں)؛

(b)دائر کیے گئے ریفرنسز اور درخواستوں کے نتائج (حق میں فیصلہ، خلاف فیصلہ، زیرِ التواء یا تصفیہ شدہ)؛

(c)کامیابی کی شرح کا تجزیہ اور ان عوامل کی نشاندہی جو موافق یا ناموافق نتائج کا سبب بنے؛

(d) کمیٹی کی سفارشات کے مطابق کیے گئے فیصلوں کے ریونیو پر اثرات؛

(e) بار بار سامنے آنے والے قانونی مسائل اور نظام میں ایسے مسائل کی نشاندہی کرنا جن کے حل کے لیے قانون سازی یا انتظامی مداخلت درکار ہو؛ اور

(f)مقدمات کے انتظام کو بہتر بنانے اور کمیٹی کی مؤثریت میں اضافہ کرنے کے لیے سفارشات۔

(30)سالانہ رپورٹ غور و خوض اور مناسب کارروائی کے لیے بورڈ کے سامنے پیش کی جائے گی۔"

[F.No.1(2)R&S/2026]

(محمد امین قریشی)

سیکریٹری (قواعد اینڈ ایس آر اوز)